© rasailojaraid.com

ادبیات

غزل

جناب الم مظفر نگری

سمجھے نہ حقیقت کو اپنی انسان کو انساں بھول گئے
فطرت کے تقاضے تھے جتنے بیگانۂ عرفاں بھول گئے

کرنے تھے فراہم وحشت میں کچھ ہوش کے ساماں بھول گئے
آتے ہی چمن میں رازِ خودی یارانِ بیاباں بھول گئے

وہ خواب تھا یا بیداری تھی کچھ یاد نہیں آتا ہم کو
دیکھے تھے کہاں جلوے اُن کے اے دیدۂ حیراں بھول گئے

مانا کہ نکالے تیر کئی زخمِ دل سے اے چارہ گرو
پیوستِ مذاقِ دل تھا جو تم اک ہی پیکاں بھول گئے

پہنچے تو کنارے تک لیکن کیا کہئے کہ اہلِ کشتی نے
ساحل پہ وہ ہنگامے دیکھے ہنگامۂ طوفاں بھول گئے

یہ دشت و چمن واقف ہونگے تم کو تو ذرا بھی یاد نہیں
کس کس سے ہوئے تھے وحشت میں ہم دست و گریباں بھول گئے

لائے نہ یہاں پیغامِ چمن کہدے یہ کوئی فصلِ گل سے
مقصودِ جنونِ آزادی قیدیٔ زنداں بھول گئے

ہیں آج بہاروں پر نازاں نفرت ہی جنھیں ویرانوں سے
پھر ہوں گے بیاباں یہ اک دن یہ رازِ گلستاں بھول گئے

سمجھے تھے جسے اک رازِ جنوں رکھا تھا جسے محفوظِ نظر
کیا جانئے ہم وحشت میں کہاں وہ تارِ گریباں بھول گئے

یہ پوچھ نہ ہم کس طرح لٹے کس طرح مٹے تیرے ہاتھوں
جو کچھ بھی گذرنا تھا گذرا اے گردشِ دوراں بھول گئے

یہ رازِ محبت سے پوچھو کیوں چارہ گرانِ اہلِ غم
جو درد کہ دمسازِ دل تھا اُس درد کا درماں بھول گئے

اب تازہ بہاریں کیا آئیں تخلیقِ چمن ممکن ہی نہیں
پروازِ گل افشاں کو اپنی ذراتِ بیاباں بھول گئے

نغموں سے ترے اک روز الم گونجیں گی فضائیں ہستی کی
مایوس نہ ہو گر آج تجھے اربابِ گلستاں بھول گئے

© rasailojaraid.com